رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۰/۳۵ | منگل ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۱۵ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۱۳۶۰ھ ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۶۱

پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارو

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو اپنے دلوں سے ناپاکیوں کو دور کرو

تم ہمیشہ میرے دل کے قریب رہتے ہو اور میں ہمیشہ تمہارے لیے دعائیں کرتا ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

قادیان ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے موقع پر ایک خصوصی روح پرور پیغام ارسال فرمایا تھا۔ یہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو قادیان میں منعقد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز پیغام میں سیدنا حضرت اقدس کے عظیم الشان دعاوی اور پیش گوئیوں کا ذکر کرنے اور انہیں بار بار پورا ہوتے دیکھنے کے ایمان افروز واقعات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اسی تسلسل میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کا پورا ہونا ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پس تم میں سے ہر ایک کو ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا چاہیئے تاکہ خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ حضرت اقدس کے ارشادات اور مبارک کلمات پر کان دھرو اور اپنے نفوس کو غیر اللہ سے پاک کر کے صرف اسی کے ہو جاؤ۔ حضور نے احباب جماعت قادیان سے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہوئے انہیں اپنے پیغام میں دعاؤں سے نوازا ہے۔

حضور کا یہ ارشاد ہفت روزہ "بدر" قادیان کے ۵ نبوت ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۵ نومبر ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں صفحہ ۳ پر شائع ہوا ہے۔ "بدر" قادیان کے شکریہ کے ساتھ پیغام کا کچھ حصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

عزیزان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کے خدام اور اطفال اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو قادیان میں منعقد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس اجتماع کو بہت برکت بخشے اور اس میں شامل ہونے والوں کو بھی اپنی برکت اور رحمت سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

"آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو وعدے (حضرت اقدس) سے کئے تھے وہ پورے ہوئے اور پورے ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھنا بہت بڑی سعادت اور نعمت ہے۔ اور بہت برکت کا موجب ہوتا ہے لیکن یہ سعادت اور یہ نعمت اپنے ساتھ عظیم ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ جن کو ادا کرنا اس سعادت کے حامل ہر شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

اس اجتماع کے موقع پر میں آپ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا کریں جو آپ پر اس سعادت کے حصول کے نتیجہ میں عائد ہوتی ہیں۔ انہی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے (حضرت اقدس) فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اس طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں۔ اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے نہیں بچ سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خباثت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی اُن لوگوں کے ساتھ پکڑے جاؤ گے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام

(باقی صفحہ پر)

عزیزم صداقت احمد نے ایف ایس سی کے امتحان میں ۶۹۹ نمبر حاصل کر کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم ہمارے مرحوم مجاہد بھائی مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کے صاحبزادے ہیں۔ ذہین اور محنتی نوجوان ہیں۔ قارئین الفضل سے استدعا ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے۔ آمین۔

(بشارت احمد بشیر)

• خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مصورہ جبین بنت مکرم عطاء اللہ چیمہ صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو عمل میں آئی عزیزہ کا نکاح ہمراہ عزیزم منور احمد چیمہ ابن مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کے ساتھ عمل میں آیا تھا۔ عزیزہ عنقریب اپنے خاوند کے پاس جا رہی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی خیر و عافیت روانگی اور منزل تک پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمود انور عاجز خوشنویس الفضل ربوہ)

• مکرم میاں غلام احمد صاحب مالک انصاف کمپنی فیصل آباد ورائٹس فیکٹری ربوہ کی آنت کا اپریشن پچھلے دنوں ہوا تھا جو بظاہر کامیاب معلوم ہوتا تھا مگر کچھ پیچیدگی کے باعث ایک اور اپریشن تجویز ہوا ہے۔ میاں صاحب موصوف پہلے اپریشن سے ہی کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبد المومن ربوہ)

تربیت اولاد کیلئے موزوں زمانہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر یہ کہا کرتے ہیں "بچہ ہے جانے دو" ..... وہ جانتے ہی نہیں کہ بچپن کا زمانہ ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا تو بڑی عمر میں اس کے لئے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائیگا درحقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سیکھنے کیلئے موزوں ہوتا ہے اور اسی عمر میں اس کی تربیت اسلامی اصول پر کرنی چاہیئے"

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ نبوت/نومبر ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق وہاں سے بذریعہ فون آمدہ ۱۴ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ"

احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنے حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے سدا نوازتا رہے۔ آمین۔

• محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب فرماتے ہیں

"میری بیگم کا پتے کا اپریشن قاضی کلینک لاہور میں ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب کر رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میری بیگم کی کامل صحتیابی کے لیے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبد الحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۱۷ نبوت ۱۳۶۰ ہش

رحمتِ خداوندی کا ایک خاص پہلو

اور

ہمارا جلسۂ سالانہ

اللہ تعالیٰ یوں تو مومنوں کو ہر روز ہی ان کی دعائیں قبول کر کے اپنی رحمتوں کا مورد بناتا رہتا ہے تاہم اس نے اپنی رحمت بے پایاں کے تقاضوں کے زیر اثر ان کے لئے بعض مواقع ایسے مقرر کئے ہیں جن میں وہ اپنی سستیوں غفلتوں اور بشری کمزوریوں کی تلافی کر کے اپنے آپ کو معمول سے کہیں بڑھ کر اس کی رحمتوں کا مورد بنا سکتے ہیں اور خود کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ اس کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے مورد بنے رہیں۔

جمعہ، رمضان المبارک، اعتکاف، لیلۃ القدر اور حج بیت اللہ ایسے مقدس و مبارک مواقع کی بعض نہایت ہی تابندہ و درخشندہ مثالیں ہیں۔ ان سب مواقع کی عظمتیں، فضیلتیں، عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات اظہر من الشمس ہیں۔ ان کی برکات اور تاثیرات سے حقیقی رنگ میں مستفیض ہونے والوں کی خوش بختی و خوش نصیبی یقیناً رشک کے قابل ہے اور ہر حقیقی مومن کا یہ فرض ہے کہ حسب استطاعت و استعداد ان سے مستفیض ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ دعا گو رہے کہ وہ اسے ان مقدس و مبارک مواقع کی جملہ مخصوص عبادات تقویٰ کی روح سے مملو ہو کر کمال درجہ خلوص نیت سے محض للہ بجا لانے اور ان کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے مستفیض ہونے اور ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں اپنی غیر معمولی رحمتوں کا مورد بنانے کی غرض سے ہمارے لئے دائمی بنیادوں پر ایک اور موقعہ بھی پیدا کر دکھایا ہے اور وہ ہے دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں ہمارے مقدس و مبارک الٰہی جلسہ سالانہ کا انعقاد۔ جہاں تک اس جلسہ کی عظمت و اہمیت کا تعلق ہے وہ اس امر سے ہی عیاں ہے کہ اگرچہ یہ ایک جلسہ ہی ہوتا ہے اور کہلاتا بھی جلسہ ہی ہے تاہم یہ عام انسانی جلسوں کی طرح کوئی معمولی جلسہ نہیں ہوتا بلکہ دنیا میں غلبۂ حق کو آشکار کرنے والا یہ ایک بابرکت اور عظیم المرتبت اجتماع ہوتا ہے اسی لئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کرو یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیاد کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس الٰہی جلسہ سالانہ کی یہ عظمت و اہمیت جو اس کی عالمگیر حیثیت کی آئینہ دار ہے سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ آشکار ہوتی چلی آرہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تیار کی ہوئی قوموں کے نمائندے ہر سال پہلے سے زیادہ تعداد میں شریک ہو ہو کر اس امر کا عملی ثبوت فراہم کرتے چلے آرہے ہیں کہ حسب وعدہ حق دنیا میں غالب آتا چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب آرہا ہے مشرق میں بھی و مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی، کالوں میں بھی اور گوروں میں بھی، لامذہبوں میں بھی اور بدمذہبوں میں بھی، الغرض حق کی طرف معمول سے زیادہ حرکت ہر سمت اور ہر قوم میں نمایاں سے نمایاں تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

پھر جہاں تک اس الٰہی جلسہ کی انقلاب انگیز تاثیرات کا تعلق ہے اس میں شرکت کرنے والے ہزاروں اور لاکھوں انسان ان تاثیرات کا خود اپنے وجودوں میں مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ دراصل حق کا عالمگیر غلبہ اس امر کا مقتضی تھا کہ ایک ایسی جماعت معرض وجود میں آئے جن کے افراد میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے کہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق انہیں غلبۂ حق کی خاطر مصیبتیں اٹھانے اور قربانیاں پیش کرنے پر ابھارتا چلا جائے اس کے لئے سیدنا حضرت اقدس اور آپ کے بعد کی تریاقی صحبت میں رہ کر زندگیوں کا پاک تبدیلی سے رونما ہونا ضروری تھا اور چونکہ بوجہ کمیٔ مقدرت اور بُعد مسافت ہر ایک کے لئے مرکز میں پہنچ کر وہاں ایک طویل عرصہ تک رہنا ممکن نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں رحمت کے تحت سال میں تین دن جلسہ کے ایسے مقرر فرما دیئے جن میں مشرق و مغرب میں رہنے والے شمع احمدیت کے پروانے مرکز کی طرف کھنچے چلے آئیں اور تین دن سیدنا حضرت اقدس اور آپ کے بعد آ کی تریاقی صحبت میں گزار کر ان تین دنوں میں ہی وہ فیض پائیں اور وہ پاک تبدیلی اپنی زندگیوں میں لائیں جو سال بھر کی تریاقی صحبت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی چنانچہ سیدنا حضرت اقدس نے جلسہ کی اس عظیم الشان غرض سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ..... لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جن میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

(کتاب آسمانی فیصلہ صفحہ ۷۱)

اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا کتنا اہتمام بالشان پہلو ہے یہ کہ اس نے اپنے فضل خاص کے طور پر ان تین دنوں کو جن میں ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کے لئے سال بھر کی غیبوبت دور کرنے اور کسل اور ضعف (جو انسانی فطرت کا خاصہ ہے) کے اثر کو زائل کرنے اور یقین کامل اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا کرنے کا انتہائی مؤثر ذریعہ بنا دیا اور محض تین دنوں کی ریاضت میں وہ برکت اور تاثیر رکھ دی کہ یہ تین دن ۳۶۵ دنوں کی ریاضت اور مشقت میں رہ جانے والی کمی کو دور کرنے اور استحقاق سے بڑھ کر اجر و ثواب کا مستحق بنانے کے لئے مکتفی قرار پائے۔ کیسی عظیم الشان رحمت ہے ہم پر یہ ہمارے خدا کی اور کیسی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات ہیں جن کا حامل ہمارے خدا نے ہمارے جلسۂ سالانہ کے تین ایام کو بنایا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؛

بار بار یہاں آنے کی تاکید

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہم اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی اہمیت و ضرورت اور اس کی قبولیت کے طریق

مکرم چوہدری رشید الدین خان صاحب غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد

(۴)

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بے ہودہ امر ہے۔ مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال کے ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے"

(ایام صلح صـ۱)

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالغرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے ..... جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی سو اسی کا نام مراد یابی ہے جو آخر دعا کرنیوالوں کو ملتی ہے۔"

(ایام صلح صـ۸-۹)

حدیث قدسی ہے کہ انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کرو" (مسلم)

"نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت اچھی طرح پڑھو کھڑے ہو تو اس طریق سے کہ تمہاری صورت بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو" (ملفوظات جلد ۳ صـ۲۴۸)

"نماز کیا ہے یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا کبھی اس کی عظمت اور احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال ذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اور اس سے اپنی حاجات کا مانگنا۔ یہی نماز ہے کہ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ تو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے دعا مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اس سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔"

(الحکم جلد ۵ صـ۲۵۳-۲۵۴)

"نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے اسی طرح پر گریہ و بکا کی لذت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعا مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاؤں"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۳۲۱-۳۲۲)

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنیوالے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں ..... دعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنیوالا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے ..... دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بوتا ہے اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی میں دبا دیا۔ اس وقت کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے یہاں تک اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں اب دیکھو وہ دانہ جس وقت زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقع ہے وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے یہی حال دعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مال اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔

یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنیوالے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے ..... دعا کرنیوالے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلون اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی آخر آنیوالا زمانہ آجاتا ہے دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری تھا کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہو جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھدیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حد اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اس طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچ جائے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنیوالی ثابت ہو جاوے .....

"مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے آخر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے میں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے اور گذشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے لیکن جس امر میں جلد جواب مل جاتا ہے وہ ہونیوالا نہیں ہوتا عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل کسی کے دروازہ پر مانگنے کے لئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو بھی کچھ شرم آہی جاتی ہے خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے تو کیا دعا کرنیوالے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔ جیسے ایک حاملہ عورت چار پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب بچہ پیدا کیوں نہیں ہوتا اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوائی کھالے تو اس وقت کیا بچہ پیدا ہوگا یا ایک مایوسی بخش حالت میں وہ خود مبتلا ہوگی۔ اس طرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے اور نہ نرا نقصان بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے بعض ایسی حالت میں دہریہ ہو جاتے ہیں ہمارے گاؤں میں ایک چمار تھا اس کی عورت بیمار ہوئی اور آخر وہ مر گئی۔ اس نے کہا اگر خدا ہوتا تو میں نے اتنی دعائیں کیں تھیں وہ قبول ہو جاتیں اور میری عورت نہ مرتی۔ اس طرح پر وہ دہریہ ہو گیا لیکن سعید اگر اپنے صدق اور اخلاص سے کام لے تو اس کا ایمان بڑھتا سب کچھ ہو بھی جاتا ہے۔ زمین کی دولتیں خدا تعالیٰ کے آگے کیا چیز ہیں وہ ایک دم میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا دیکھا نہیں کہ اس نے اس قوم کو جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا بادشاہ بنا دیا اور بڑی بڑی سلطنتوں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔ انسان اگر تقویٰ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کا ہو جاوے تو دنیا میں اعلیٰ درجہ کی زندگی ہو..... دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو تو پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہو گئی؟ ابراہیم کے بعد ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہ آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۵-۴۴۶)

ترمذی میں ایک حدیث وارد ہے کہ "حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تک حضورؐ پر درود نہ بھیجا جائے اس وقت تک دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی خدا کے حضور نہیں پہنچتا۔ پہلے خدا کی حمد و ثنا بیان کرو پھر درود شریف پڑھو پھر اپنی ضروریات کے لئے دعا کرو۔"

قرآن کریم میں ہے کہ سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک مختلف گھڑیوں میں نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآن کریم کے پڑھنے کو بھی لازم پکڑ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور ایک مقبول عمل ہے اور رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر یعنی تہجد کی نماز ادا کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے اس طرح پر بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے (بنی اسرائیل)

گویا تہجد کا وقت قبولیتِ دعا کا وقت ہوتا ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵)

"دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔ نماز میں کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنیوالے کو جواب دیتا ہے نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سر بسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور جو اپنے سناتا ہے پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی کر دیتا ہے بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے ہرگز نہیں"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۲۵)

(باقی)

استغفار کے لغوی معنی

فرمایا۔

"غفر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں" (تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۰۲)

"مغفرت لغت میں ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہیں جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے۔ اسی وجہ سے مِغفَر جو خود کے معنی رکھتا ہے اسی سے نکالا گیا ہے۔ اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گندہ اندیشہ ہے خدا تعالیٰ اس بلا یا اس گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے اور ڈھانکے رکھے"

(نور القرآن حصہ اول صفحہ ۲۱-۲۰)

اسلام کی اصل ترقی ذکرِ الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود مرزا بشیر الدین محمود احمد)

قرآن مجید میں پیدائش انسانی کا اصل مقصود عبادت الٰہی بیان کیا گیا ہے۔ اور ذکر الٰہی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذکر الٰہی اور عبادت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذیل میں حضرت المصلح الموعود کا ایک ارشاد درج کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ زمانہ محمدی کے لوگوں سے کہتا ہے فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی کام احمدیوں کا ہے مگر افسوس ہے کہ احمدیوں نے اب تک اس مقام کو نہیں پایا۔ کتنے احمدی ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہیں بے شک دوسروں سے زیادہ چندہ دینے والے احمدی موجود ہیں مگر چندہ سے تو دین نہیں پھیلتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔ دین کی ترقی تو نفس کی صفائی اور عبادت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ذکر الٰہی اور عبادت کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ فرض نمازیں بے شک وہ دوسروں سے زیادہ ادا کرتے ہیں مگر ذکر الٰہی کرنا۔ مساجد میں بیٹھنا۔ راتوں کو اٹھ کر تہجد ادا کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اور جو نفس کی اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کی توجہ انکی طرف بہت کم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعائیں کیں اُن میں بھی آتا ہے کہ الٰہی تیرے لئے اعتکاف کرنیوالے لوگ اور تیری عبادت میں اپنا وقت گذارنے والے لوگ میری اولاد میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں کو اس طرف بہت کم توجہ ہے حالانکہ جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو انسان کا نفس کبھی جلا نہیں پاتا۔ جلاءِ نفس ہمیشہ ذکر الٰہی سے ہوتا ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی میں دیکھتا ہوں کہ اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی کہ نمازیں آہستگی سے پڑھیں۔ لوگ سنتیں جلدی جلدی ختم کر کے مسجد سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں..... امام کے ساتھ تو آہستہ نماز پڑھنے پر لوگ مجبور ہوتے ہیں ورنہ اگر ان کا بس چلے تو امام رکوع میں ہی ہو اور وہ سلام پھیر کر چلے جائیں۔ لیکن جب فرض نماز ختم ہوتی ہے اور سنتیں پڑھنے کا وقت آتا ہے تو جھٹاپٹ ایک دوڑ شروع ہو جاتی ہے جو نہایت نامناسب اور اسلامی تعلیم کے خلاف حرکت ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر نمازیں پڑھا کریں اور اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں صرف کیا کریں اور دوسرے مسلمانوں سے بھی انہیں یہی کہنا چاہیئے کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیں کیونکہ اسلام اسلام کی اصل ترقی ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دینے سے ہی ہوگی"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم (سورۃ القریش) صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

(مرسلہ:۔ مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا"

(کشتی نوح)

صرف عقائد باعثِ نجات نہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے..... عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ مصفّٰی پانی ہے جس کے ذریعہ سے اس باغ کا قیام اور نشوونما ہوتا ہے۔ ایک باغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسی طرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان اگر تباہ کر دیگا۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶۶-۳۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا (۱۲)

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب - سابق مبلغ زیمبیا -

تنزانیہ میں قیام (جاری)

اس وقت کے موروگورو (MOROGORO) مشن کے انچارج محترم چوہدری رشید سرور صاحب سے خاکسار کو ملک کی مذہبی تاریخ سے متعلق اہم دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔ خاص طور پر محترم امری عبیدی صاحب مرحوم کے کارنامے نمایاں قابلِ ذکر ہیں۔

امری عبیدی صاحب ہماری مشرقی افریقہ کی جماعت کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نہایت کامیاب افریقن مشنری تھے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی راہنمائی میں انہوں نے ہی قرآن شریف کا سواحیلی زبان میں پہلا ترجمہ کیا تھا۔

وہ افریقن عوام میں ہر دلعزیز تھے۔ انہی کے اصرار پر محترم رئیس التبلیغ صاحب کی اجازت سے دارالسلام ٹاؤن کونسل کے انتخاب میں حصہ لیا اور بھاری اکثریت سے اپنے حلقہ کے کونسلر منتخب ہوئے۔ اور پھر کونسلرز نے متفقہ طور پر دارالسلام کا پہلا افریقن میئر منتخب کیا۔ اخباری نمائندوں نے جب اُن سے دریافت کیا کہ کیا اب بھی آپ بطور مبلغ کام کریں گے تو انہوں نے جواب میں کہا میں اپنے آپ کو اول جماعت احمدیہ کا مبلغ سمجھتا ہوں اور پھر میئر۔

محترم عبیدی صاحب کے وطن کی محبت اور آزادی کے سواحیلی ترانے لوگ گلیوں میں گاتے پھرتے تھے اور آپ کو اپنا پیارا لیڈر تسلیم کرتے تھے۔ آزادی ملنے پر آپ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو گئے۔

ملک کے ایک مسلمان لیڈر، محترم فونڈی کیرہ صاحب تھے وہ اپنی ولولہ انگیز تقریروں سے مسلمانوں کو تعلیم میں ترقی اور عملی میدان میں آگے آنے کے لئے اُبھارتے تھے۔ اور محترم عبیدی صاحب جو اس وقت حکومت میں وزیر صحت تھے اُن سے پورا پورا تعاون کرتے اور انکی پشت پناہی کرتے تھے جب اُن کے لئے ملک کے شمالی علاقہ میں (جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی) عوام سے خطاب کی کوئی تقریب منعقد کی جاتی تو لوگ جوق در جوق اس میں شامل ہوتے۔ ان کے مخالفین کی طرف سے لوگوں کو اس سے روکنے کی بھرپور کوشش کی جاتی اور بسا اوقات اسی موقعہ پر نزدیک ہی کسی اور جگہ پر جلسہ کی تقریب کا بندوبست کرتے۔ جسمیں حکومت کی طرف سے ان کی پوری پشت پناہی کی جاتی۔ اور لاریاں بھر بھر کر لوگوں کو اس میں شمولیت کے لئے لاتے۔ لیکن وہاں پہنچ کر اکثر وہاں سے غائب ہو کر محترم فونڈی کیرہ صاحب کا خطاب سننے کے لئے چلے جاتے۔

ایک مرتبہ فونڈی کیرہ صاحب پر رشوت کا الزام لگایا گیا اور ایک غیر ملکی کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ عدالت میں گواہی دے کہ انہوں نے اس سے رشوت لی تھی۔

محترم عبیدی صاحب نے عدالت میں اسی مقدمہ میں اپنا نام بطور گواہ کے درج کرا لیا۔ اُن کو اس سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی گئی۔ اور گواہی سے عین ایک دن قبل ان کو ایک دُور علاقہ ٹانگا میں کسی سرکاری تحقیق پر بھیج دیا جائے کئی دن صرف ہونے کا امکان تھا

محترم عبیدی صاحب بذریعہ ہوائی جہاز وہاں پہنچے اور ایک دن میں ہی ساری تحقیقات مکمل کر کے اُسی دن رات کو بذریعہ ہوائی جہاز دارالسلام واپس پہنچ گئے۔

اگلے روز جب عدالت قائم ہوئی تو سب کو یقین تھا کہ جب عدالت میں ان کا نام پکارا جائے گا تو وہ غیر حاضر ہوں گے جس سے ان کی گواہی خارج کر دی جائے گی۔ لیکن لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ عین جب ان کا نام پکارا جا رہا تھا وہ عدالت میں آ دھمکے۔ محترم فونڈی کیرہ کو بھی علم نہ تھا کہ عبیدی صاحب کیا گواہی دیں گے۔

گواہی دینے کے لئے جب وہ کٹہرے میں آئے تو مسلمان تماشائی خوشی سے اچھلنے لگے۔ انہوں نے کہا میں کسی قسم کے دلائل نہیں دینے آیا اور جیب سے کچھ نکالتے ہوئے کہا میں جج صاحب کو صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں یہ ہوائی جہاز کا وہ ٹکٹ ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ استغاثہ کے گواہ نے جس دن اُس سے محترم فونڈی کیرہ کے رشوت لینے کا ذکر کیا ہے اُس سے ایک روز قبل ہم دونوں (فونڈی کیرہ صاحب اور عبیدی صاحب) بذریعہ ہوائی جہاز ایک دُور علاقہ کی طرف پرواز کر چکے تھے۔ اور واپسی کا ٹکٹ ظاہر کرتا ہے کہ ہم مذکورہ دن سے اتنے دن بعد واپس دارالسلام میں آئے۔ اس سے عدالت میں شور پڑ گیا اور جج نے فونڈی کیرہ صاحب کو باعزت بری کر دیا۔

جو بیماری محترم امری عبیدی صاحب کی جان لیوا ثابت ہوئی اور جس کی وجہ سے انہیں سرکاری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اُس کے دوران ان کے ہمدردوں نے انہیں دیکھ کر اُن کے چہرے کی نیلی رنگت اور انکی بند زبان اور منہ سے خارج ہونے والے مواد سے یہ قیاس کیا کہ انکو زہر دیا گیا تھا جب وہ آخری لمحات پر پہنچے تو حکومت کی طرف سے انکو فوراً بذریعہ ہوائی جہاز بغرض علاج یورپ بھیج دیا گیا جہاں وہ جلد ہی خدا کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

بعد میں فونڈی کیرہ صاحب کو بھی حکومت کے نمائندہ کے طور پر کینیا بھیج دیا گیا جہاں وہ کینیا یوگنڈا اور تنزانیہ کی مشترکہ ہوائی سروس کے تنزانیہ کی طرف سے ڈائریکٹر مقرر کر دیئے گئے۔

محترم چوہدری رشید سرور صاحب کے درس و تدریس اور تنظیمی و تبلیغی مصروفیات میں خاکسار حتی المقدور شامل ہوتا رہا۔ مشن کا ایک پروگرام میرے لئے بڑی دلچسپی کا موجب ہوا۔ حکومت کی طرف سے ملک کے بڑے شہروں میں سال میں ایک مرتبہ زرعی اور صنعتی نمائش کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ موروگورو میں بھی شہر سے باہر ایسی ہی نمائش کا انتظام ہوا۔ اس کے پنڈال میں ہمارے مشن نے بھی ایک پلاٹ کرائے پر لیا۔ تاکہ اُس پر مذہبی کتب کا سٹال لگایا جائے۔ محترم رشید سرور صاحب تبلیغی دورہ پر جاتے ہوئے یہ کام میرے سپرد کر گئے۔ مشن میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے طالبعموں کی مدد سے اس سٹال کے لئے ضروری سامان پہنچایا گیا اور سٹال تیار کیا گیا اسمیں بجلی کی روشنی کے لئے وائرنگ وغیرہ کی گئی۔ سٹال میں آویزاں کرنے کے لئے کتابوں کی لسٹوں (انکی قیمتوں کے ساتھ) کی تیاری کے علاوہ خاکسار نے بہت سے تبلیغی چارٹ بھی تیار کئے۔

رات کے وقت مختلف رنگوں کی روشنیوں سے پنڈال کی خوب رونق ہوتی۔ لوگ آ کر کتابیں دیکھتے اور مختلف مذہبی سوال کرتے اور اکثر ہمارے سٹال کے آگے اِن سوالات اور ان کے جوابات سننے کے لئے لوگوں کا جمگھٹا رہتا اور یہ سلسلہ نصف شب سے بھی زیادہ دیر تک جاری رہتا اور بہت سی کتابیں ہاتھوں ہاتھ بکنے لگیں۔ نمائش کے ان تین خوشگوار دنوں کے بعد ہمارے مشن میں آ کر تحقیقِ حق کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ گئی۔

محترم رشید سرور صاحب کا عام معمول یہ تھا کہ آپ مشن ہاؤس کے ساتھ ملحقہ خوشنما مسجد میں درس و تدریس کے بعد شہر کا ایک چکر لگاتے اور جگہ جگہ لوگوں میں تبلیغ کرتے۔ وہاں سے واپس آ کر مشن میں لگے ہوئے پھلوں، پھولوں اور سبزیوں کے پودوں کی نگہداشت کرتے۔ آپ نے ان میں اکثر پودے خود بڑی محنت سے لگائے تھے۔

آپ کا سواحیلی زبان میں تبلیغ کا انداز بڑا دلچسپ اور پُر اثر تھا۔ لوگ آپ کی باتیں بڑے انہماک سے سنتے تھے۔ یہاں کے افریقن مسلمان علماء سے بھی ان کے بہت اچھے مراسم تھے۔

شہر میں ایک احمدیہ مارکیٹ بھی تھی۔ یہ وہ دو دکانیں تھیں جو ایک وسیع بلڈنگ میں تھی جو احمدیہ ہاؤس سے موسوم تھی۔ اس کے اوپر رہائشی کمرے تھے اور نیچے گولائی میں متعدد دکانیں تھیں۔ ان میں دو دکاندار مشن کے کرایہ دار تھے۔ یہ بلڈنگ پہلے ڈاکٹر طفیل احمد ڈار صاحب مرحوم (وفات ۱۹۷۷ء) کا ہسپتال تھا تنزانیہ سے واپسی پر انہوں نے یہ بلڈنگ جماعت کو ہبہ کر دی تھی۔

محترم رشید سرور صاحب کے ساتھ جو دن گزارے وہ نہایت خوشگوار تھے۔ ہم دونوں مل کر کھانا پکاتے تھے۔ خاکسار نے یہاں پہلی مرتبہ آٹا گوندھنا۔ روٹی اور سالن پکانے کا بہتر طریق سیکھا جو مجھے بعد میں زیمبیا میں قیام کے دوران بہت کام آیا۔

مشن کے کام کی مختصر مصروفیت کے بعد میرے پاس کافی فارغ وقت تھا۔ لہٰذا خاکسار نے سواحیلی زبان کی اہمیت کے پیشِ نظر سے باقاعدہ سیکھنے کی طرف توجہ کی اور سواحیلی کی کتابوں سے متعدد نوٹ بکس میں سواحیلی گرامر کے قواعد پر نوٹس لئے اور لکھنے کی اور بولنے کی مشق شروع کی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ محترم چوہدری افتخار احمد صاحب نے اس بارہ میں خاکسار کی جو مدد فرمائی اس کا عاجز بے حد ممنون ہے۔ اور اوسائی کے گھر پر جو خاکسار نے ایک ماہ گزارہ وہ ناقابلِ فراموش ہے۔

موروگورو کے تین طرف پہاڑ ہیں۔ شہر میں گھر سے ہو کر شمال کی طرف رُخ کیا جائے تو ہمارا مشن ہاؤس۔ مسجد اور اُس کا مینار بلندی پر نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر وہ ٹیچرز ٹریننگ کالج ہے جس میں محترم چوہدری افتخار احمد صاحب پڑھاتے تھے اور وہیں ان کا مکان بھی تھا پہاڑ کی چوٹی سے اُترتا ہوا ایک عریض نالہ اور اس کے گرد چیل نما درخت نہایت خوش نما منظر پیش کرتے تھے۔ محترم چوہدری صاحب کا روز کا یہ معمول تھا کہ خود تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد چائے تیار کرتے اور خاکسار کے لئے لے کر آتے۔ وہ جب چائے کے گلاس میں چمچی ہلاتے ہوئے میرے کمرے کی طرف تشریف لاتے تو اس کی کھنک سے خاکسار کو جاگ آ جاتی۔ اور پھر ہم ان کے بچوں کے ساتھ مل کر باجماعت نماز ادا کرتے انہوں نے خاکسار کے لئے سواحیلی زبان سکھانے والے ریکارڈ، اُن کو چلانے کی مشین اور اُس کے اسباق پر مشتمل کتاب کا بندوبست فرمایا۔ خاکسار نے ایک خطبہ اُردو میں تیار کیا جس کا سواحیلی میں ترجمہ کرنے میں انہوں نے عاجز کی مدد فرمائی اور خاکسار نے اِسے زبانی یاد کر کے موروگورو کی اور پھر دارالسلام کی مسجد میں پڑھا تاکہ سواحیلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سواحیلی کے لئے زبان کھل جائے۔ اس خطبہ کو سن کر افریقن احباب نے بڑی حوصلہ افزائی کی۔ اس کا لب لباب یہ تھا کہ ہم راہ چلتے ہزاروں درخت دیکھتے ہوئے بے پرواہی سے گزر جاتے ہیں لیکن ذرا اسی درخت کا تصور جمایئے جس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہو۔ اُسے پانی دینے اور پرورش کرنے کی وجہ سے اُسے دیکھکر جو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے وہ اُس مسرت سے ملتی جلتی ہے جو آپ کو ایسے شخص کو دیکھ کر ہوتی ہے جو آپ کی تبلیغ کی وجہ سے احمدی ہوا ہو اور پھر ایک درخت کے مقابل ایک خوشنما باغ لگانے سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ویسی ہی اس جماعت کی وجہ سے ہوتی ہے جو آپ کی اپنی کوششوں سے قائم ہوئی ہو۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جو فقیروں کی بھرمار ہے اور جس طرح گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر اور لبسوں وغیرہ میں بعض اوقات کندھوں کو جھنجوڑ کر خیرات مانگی جاتی ہے اس کے مقابل خاکسار کو حیرت ہوئی کہ وہاں کہیں کوئی فقیر نظر نہیں آتا۔

ایک مرتبہ خاکسار نے اپنی اہلیہ کے متعلق (جو ربوہ میں بچوں کے ساتھ تھی) ایک منذر خواب دیکھا۔ صبح اُٹھ کر خیال آیا کہ کسی محتاج عورت کو کچھ نقدی بطور صدقہ دوں۔ خاکسار شہر گیا کسی سڑک پر کوئی فقیر عورت یا مرد نظر نہ آیا۔ سبزی منڈی گیا جہاں دن کے وقت بیچنے والے اور خریدنے والوں کی خوب گہما گہمی ہوتی ہے لیکن یہاں بھی کوئی محتاج نظر نہ آیا بالآخر ایک دکاندار سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی صدقہ وخیرات کی مستحق عورت ہے؟ - جواب نفی میں ملا۔

شام کے وقت پھر شہر گیا سڑکوں پر کسی فقیر کی تلاش کی لیکن بے سود۔ آخر ایک دوکاندار سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ یہاں کوئی فقیر نظر نہیں آتا۔ اُس نے بتایا کہ یہاں سرِعام مانگنا قانوناً جرم ہے۔ اگر کوئی لاچار اور محتاج ہو تو وہ حکومت کے متعلقہ ادارے کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکومت اُس کا بندوبست کرتی ہے۔ اگر تمہیں خیرات دینی ہے تو ساتھ کی گلی میں چلے جاؤ وہاں تمہیں ایک محتاج مل جائے گا۔ وہاں ایک تاریک گوشہ میں ایک ضعیف آدمی خاموش بیٹھا تھا۔ خاکسار اُس کے ہاتھ میں کچھ نقدی تھما کر آگیا۔ اگلے روز خاکسار نے ایک طالبعلم کو کچھ نقدی دی کہ سامنے کے مکانات میں دریافت کرے اگر کوئی محتاج عورت ہو تو اُسے یہ نقدی دے آئے۔ وہ کافی دیر کے بعد لوٹا اور بتایا کہ وہ بہت پھرا اُسے کوئی محتاج عورت نظر نہ آئی۔ بالآخر کسی نے بتایا کہ فلاں مکان میں ایک بیمار بوڑھی عورت اکیلی رہتی ہے۔ وہ وہاں گیا اور اُس اکیلی خاموش بستر پر لیٹی ہوئی عورت کو نقدی دے آیا۔

(باقی)

پنجاب یونیورسٹی میں انجینئرنگ میں داخلے

پنجاب یونیورسٹی میں انجینئرنگ کی مندرجہ ذیل شاخوں میں داخلے ہو رہے ہیں

۱۔ کیمیکل انجینئرنگ	(PURE)	گذشتہ سال کا میرٹ	٪ ۶۲،۵
۲۔ کیمیکل انجینئرنگ بمع پٹرولیم وگیس		"	٪ ۶۲،۶
۳۔ کیمیکل انجینئرنگ (ٹیکنالوجی)		"	٪ ۶۲،۲
۴۔ میٹلرجیکل انجینئرنگ		"	٪ ۶۱،۸

درخواست فارم شعبہ کیمیکل انجینئرنگ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے دستیاب ہیں اور درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۵ر دسمبر ہے۔

جو طلباء داخلہ لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

بشیر احمد صاحب مجوکہ - دارالحمد - ۱۳/۴ - اے نیو مسلم ٹاؤن - لاہور

کریم الدین احمد - صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن - لاہور)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بمکان فضل محمد خان صاحب کوہاٹ روڈ پشاور مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میرے بیٹے عزیزم شفیق احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناہید گل صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب بحق مہر مبلغ پچیس ہزار روپے پڑھا۔ بارات مردان سے آئی تھی۔ کافی تعداد میں احمدیوں کے علاوہ دیگر احباب کرام بھی شریک تھے جنہوں نے خطبہ نکاح اور ایجاب وقبول کے طریق کو بہت پسند کیا۔ دوسرے دن بروز جمعۃ المبارک مردان محلہ شام گنج میں دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا گیا تھا جس میں جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی بہت بڑی تعداد میں شریک تھے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ ہمارا یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے موجبِ رحمت وبرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہو۔ آمین!

(چوہدری عبداللطیف احمدی ۵۱۴ شام گنج مردان)

شرح چندہ ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ حسب ذیل ہے۔

پاکستان: -/۱۵ روپے سالانہ — امریکہ، کینیڈا بذریعہ ہوائی ڈاک -/۱۵۰ روپے سالانہ

جزائر فجی: بحری ڈاک -/۸۰ " " — دیگر غیر ممالک " " " -/۱۰۰ " "

" بحری ڈاک -/۶۰ " "

جو دوست ابھی تک ماہنامہ کے خریدار نہیں بنے۔ اُن سے درخواست ہے کہ ماہنامہ کی خریداری قبول فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ۸/۱۳۳ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری شکر اللہ خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۳۰/۱۲ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۱۶۵۸ روپے جمع ہیں۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) نصر اللہ خاں صاحب (۲) رشید احمد صاحب (۳) نصیر احمد صاحب (۴) مسعودہ بیگم صاحبہ (۵) امینہ بیگم صاحبہ (۶) بشریٰ بیگم صاحبہ (۷) سردار بیگم صاحبہ۔

استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۱۶۵۸ روپے مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعی تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواستِ دُعا

● میرے بہنوئی مکرم عبدالمجید ملک صاحب آف نوشہرہ ایک حادثے میں زخمی ہو گئے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ رُو بصحت ہیں۔ اُن کے جبڑے نے صحیح کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اُن کی ناک کی سرجری بعد میں ہو گی۔ آجکل وہ سٹاف اینڈ کمانڈ کالج کوئٹہ میں سٹاف کورس کر رہے ہیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ اُن کی مکمل شفایابی اور امتحان میں امتیازی کامیابی کے لیے دعا فرمائیں۔

(ظفر اللہ ملک - واپڈا - راولپنڈی)

● خاکسار کے بیٹے انیس احمد متعلم علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے گذشتہ دنوں چوٹیں لگ گئی تھیں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ عزیزم کی مکمل صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس حادثہ کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔

(ڈاکٹر عبدالغفور زاہد سرگودھا)

● خاکسار کی چھوٹی بچی بعمر ۷ ماہ چند دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی کامل وعاجل صحت یابی کے لیے درخواست دعا ہے۔ (نذر محمد خان - ۱۸ لیاقت مارکیٹ نواب شاہ سندھ)

● میرے چچا مکرم عبدالستار صاحب ولد مکرم فضل دین صاحب مرحوم آف بھیرو چیچی کی شادی کو کئی سال ہو گئے ہیں مگر تاحال اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ سے نوازے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدیقہ مریم بھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ)

● خاکسار کو جائیداد سے متعلق بعض مقدمات میں ملوث کر دیا گیا ہے۔ احباب سے ان میں باعزت فیصلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد فیروز الدین وزیر بڑی چکار ضلع مظفر آباد (آزاد کشمیر)

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں اور ان دنوں علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں۔ ۲۴ر اکتوبر کو بذریعہ اپریشن قریباً دو پونڈ رسولی نکالی گئی۔ احباب کی دعاؤں کے طفیل اپریشن کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذر محمد نذیر سب انجینئر مکینیکل - لوکو شیڈ وزیر آباد)

ہفتۂ وعدہ جات تحریکِ جدید

قائدین کرام! ۲۰ر نومبر ۸۱ء تا ۲۷ر نومبر ۸۱ء ہفتۂ وعدہ جات تحریکِ جدید منائیں۔ اور تمام خدام نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شامل فرمائیں۔ ماہ نومبر ۸۱ء کی رپورٹ کے ساتھ وعدوں کے حصول کے سلسلہ میں جو مساعی فرمائیں اس کی تفصیلی رپورٹ بھجوائیں۔

(مہتمم تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کے سلسلہ میں رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ سب عطیہ دہندگان کے لیے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی میدانوں میں بیش از بیش خدمات انجام دینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

چوہدری عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰/- روپے	۴ روزانہ
شیخ فضل احمد صاحب از طرف والدین مرحوم لاہور	۲۱۰/- "	ایک روزانہ دو خطبہ
محمد حنیف صاحب شمس کراچی	۲۰۰/- "	" " " "
افتخار احمد صاحب فاروقی لاہور	۱۲۵/- "	ایک روزانہ
خالد محمود صاحب باجوہ لاہور	۱۰۰/- "	تین خطبے
میاں احمد سعید صاحب لاہور	۱۰۰/-	" "
عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی بمعہ اہلیہ صاحبہ لاہور	۱۰۰/- "	" "
ڈاکٹر مبشر احمد صاحب ریٹائرڈ بریگیڈیر لاہور	۷۰/- "	۲ "
امۃ الحمید صاحبہ بنت محترم صوبیدار کردین صاحب ربوہ	۷۰/- "	۲ "
مختار احمد صاحب حلقہ مزنگ لاہور	۵۰/- "	
خالد لطیف صاحب کراچی	۵۰/- "	
چوہدری ضیاء الحق صاحب لاہور	۳۵/- "	ایک خطبہ
حامد علی صاحب الفردوس برائے شیخ عنایت اللہ	۳۵/- "	" "
بیگم صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ربوہ	۱۵/- "	
عبدالرؤف صاحب چک لالہ راولپنڈی	۱۰/- "	
محمد سلیم صاحب ناصر سانگھڑ	۱۰/- "	(منیجر الفضل)

ولادت

مکرم جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ!

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "احمد صادق" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ملک احمد دین صاحب کا پوتا اور ملک محمد موسیٰ صاحب کا نواسا ہے۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ خادمِ دین بنائے اور صحت والی زندگی عطا کرے۔

(محمد اشرف اسحٰق سابق مبلغ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری اشتیاق احمد (حال فرانس) کو یکم ستمبر کو بچی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ کا نام "انیقہ جبین" تجویز کیا گیا ہے۔ عزیزہ صوبیدار چوہدری عنایت علی صاحب آف کھاریاں کی پوتی اور چوہدری فیض احمد صاحب آف بھلیر والہ (ڈنگہ) کی نواسی ہے۔ خاندانِ حضرت اقدس۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک۔ صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

(مشتاق احمد چوہدری۔ ایتھنز (یونان)

مکرم شاہد حمید عباسی صاحب حال فرینکفورٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴/۱۱/۸۱ کو ایک بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم عبدالحمید صاحب عباسی چک قاضیاں ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر دارالصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی دادی محترمہ وزیر بیگم صاحبہ شکرانہ کے طور پر ۵۰/- روپے تعمیر مساجد فنڈ میں ادا فرماتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

(۱) میرے داماد عزیزم مظفر احمد ابن نور محمد صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی بیماری کے بعد ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم کی شادی کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ وفات کے بارہ دن بعد ۱۴ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "عطاء السلام" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اس کی بیوہ اور بچہ کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین!

(شیخ) عبدالسلام ۳/۹ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

(۲) میرا پیارا بیٹا کریم الدین خان ۳۵ سال کی عمر میں چھ ماہ کی تکلیف دہ بیماری کے بعد ۲۸ اکتوبر کو ۹½ بجے رات سول ہسپتال سیالکوٹ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم نے اپنے پیچھے کم سن لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کے سامان پیدا فرمائے۔ اپنے مقام قرب سے نوازے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور معصوم بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین!

(شمس الدین صراف پورن نگر گلی ۵ سیالکوٹ)

نتائج امتحان وظائف

(نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

(۱) نتیجہ امتحان وظیفہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ منعقدہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ۔ اس امتحان میں کل ۶ طالبات نے حصہ لیا جن کا نتیجہ درج ذیل ہے:۔

(۱) طاہرہ مبشرہ بنت اقبال احمد صاحب شاہد تحریک جدید ربوہ	۸۶/۱۰۰	اوّل
(۲) مبارکہ بیگم بنت غلام رسول صاحب مبارک آباد ڈاکخانہ بشیر آباد	۸۵	دوم
(۳) امۃ الشافی مبارک آباد ڈاک خانہ بشیر آباد	۸۴	سوم
(۴) امۃ الحفیظ بنت عبدالرحیم صاحب دارالیمن غربی ربوہ	۷۰	
(۵) نصرت بنت غلام محمد صاحب چک ۳۰ گجرات	۶۰	
(۶) آنسہ مبارکہ بنت مبارک احمد صاحب پراچہ۔ اسلام آباد	۴۳	

مکرمہ طاہرہ مبشرہ بنت اقبال احمد صاحب شاہد تحریک جدید ربوہ کو ایک سال کے لئے وظیفہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ ان کو جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر نقد ۶۰۰ روپے دیئے جائیں گے۔

(۲) نتیجہ امتحان وظیفہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ منعقدہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ۔ اس امتحان میں کل ۱۶ طالبات نے حصہ لیا جن کا نتیجہ درج ذیل ہے:۔

(۱) عابدہ منصورہ بنت چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب دارالصدر جنوبی	۸۵/۱۰۰	اول
(۲) بشریٰ یروین بنت عبدالرشید صاحب انور دستگیر قیادت ۲ کراچی	۸۰	دوم
(۳) نبیلہ امۃ الرحمٰن دارالصدر شمالی ربوہ	۷۰	سوم
(۴) نوشابہ عزیز فیکٹری ایریا ۲	۶۸	
(۵) طاہرہ طلعت۔ کوٹ رحمت خان شیخوپورہ	۶۵	
(۶) شاہدہ رفعت بنت رانا عبدالماجد خان دارالعلوم ربوہ	۶۴	
(۷) مبشرہ اسماعیل۔ محمد اسماعیل صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۲	۶۲	
(۸) رضیہ روبینہ سلطان علی صاحب دارالرحمت غربی الف ربوہ	۵۶	
(۹) منصورہ مبارکہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۵۴	
(۱۰) فوزیہ فرزانہ چوہدری عبدالمنان صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۲	
(۱۱) امۃ النور مرزا لطف الرحمان صاحب دارالصدر جنوبی۔	۴۹	
(۱۲) امۃ القدوس	۴۶	
(۱۳) بشریٰ ناہید مختار احمد صاحب دارالصدر شمالی	۴۰	
(۱۴) مبشرہ سلطانہ چوہدری محمد صدیق صاحب دارالصدر جنوبی	۳۶	
(۱۵) امۃ الوحید محمود احمد صاحب سعید " " "	۲۸	
(۱۶) امۃ الحی ناصرہ " " "	۲۸	

مکرمہ عابدہ منصورہ بنت چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب دارالصدر جنوبی کو ایک سال کے لئے وظیفہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا حقدار قرار دیا گیا ان کو جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر ۳۶۰/- روپے نقد دیئے جائیں گے۔

نوٹ: ہر دو وظائف میں دوم اور سوم آنے والی طالبات کو بھی انعامات دیئے جائیں گے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے۔" (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

کرتے ہیں۔ بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا۔ اور بعد میں اُن کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں"۔

پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو (حضرت اقدس) کی ان نصائح پر عمل کرتا ہے اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتا اور اپنے دل سے ہر ایک قسم کا گند اور خبث کو نکالتا اور ہر قسم کی نفسانی آلائشوں سے پاک ہو کر غیر اللہ کی محبت سے کلی طور پر منقطع ہوتے ہوئے اپنے دل کے دروازے خدا کی محبت اور اس کے پیار کے لئے کھولتا ہے۔

اور کتنا بدقسمت اور بدبخت ہے وہ انسان جو (حضرت اقدس) کے غلاموں میں شامل ہونے کا دعویٰ کرنے اور ان برکات و انوار سے حصہ پانے کے بعد بھی جو آپ کے خادموں کے لئے مقدر ہیں (حضرت اقدس) کی باتوں پر کان نہیں دھرتا۔ اور اپنے دل کو نفسانیت سے پاک نہیں کرتا۔ اور اپنے دامن کو دنیا اور اس کی آلائشوں سے آلودہ رکھتا ہے۔ اور اس چند روزہ زندگی پر بھروسہ کر کے خدا سے مُنہ پھیر لیتا ہے اور چھوٹے چھوٹے حربوں اور نقصانوں کے لئے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی ناشکری کرتا ہے۔

پس اس موقع پر میں تم سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ تم ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارو تاکہ وہ رحیم اور کریم خدا تم سے خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو۔ اپنے دلوں سے ناپاکیوں کو دُور کرو۔ بے جا کینوں اور بُغضوں، بدزبانیوں اور بدگمانیوں سے پرہیز کرو۔ نیکی کو اختیار کرو۔ اور خدا کے رحم کے اُمیدوار بنو۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہو۔ اُس کی رضا کے حصول کے لئے دعائیں کرو۔ بلکہ ہمہ وقت اس کے حضور دعاؤں میں لگے رہو تا خدا تم پر رحم کرے۔

خدا کرے کہ تم (حضرت اقدس) کے مبارک کلمات پر کان دھرو اور اپنے نفوس اور اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کر کے صرف اُسی کے ہو جاؤ کہ تمام راحتوں اور خوشیوں اور خوشحالیوں کا منبع اُسی کی ذات ہے۔

تم ہمیشہ میرے دل کے قریب رہتے ہو اور میں ہمیشہ تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں پُورا کرنے کی توفیق بخشے۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور ہمیشہ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ تمہاری مشکلات دُور فرمائے۔ تمہیں ہر قسم کی برکتوں اور رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ اور اپنی رضا کی جنتوں کا تمہیں وارث بنائے۔ آمین۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد

. . . . . .

وقفِ جدید کا کام

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مختلف مقامات پر وقفِ جدید کے معلّمین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ان کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے۔ وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ وہ بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نو عمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ جن کو ترجمہ نہیں آتا انہیں ترجمہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۴ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارادہ تھا کہ وقفِ جدید کو مالی لحاظ سے اتنا مضبوط بنایا جائے کہ اس کے ماتحت دس ہزار معلمین قریہ قریہ میں پھیل کر بنی نوع انسان کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے روشن کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو دوسرے چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقفِ جدید میں بھی نمایاں مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے تاکہ سیدنا حضرت مصلح موعود کا یہ نیک ارادہ جلد پورا ہو اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

● خاکسار کے دو بھتیجے عزیزم منور احمد اور طاہر احمد کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کافی علاج کروایا ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں عزیزان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد صادق ضیاء بیگووال راولپنڈی)

● خاکسار کے نہایت ہی مخلص دوست محترم برادرم صوبیدار میجر ملک محمد اقبال صاحب بی اے۔ ای سی کوئٹہ چھاؤنی بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولاد کو سلسلہ کا حقیقی خادم بنائے، جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ اُن کی محکمانہ ترقی ہر لحاظ سے باعثِ برکت ہو اور دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر مال وقف جدید محلہ دارالیمن غربی ربوہ)

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دُکھی عورتوں کے لئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھو الشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲ • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۹۹۷

ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمد

۷۸۰۰ سویٹ ہوم لینڈ ہاؤل کالونی کراچی نمبر ۲۷

• سرمہ جمید خورد -/۳ کلاں -/۵
• تریاق سلیمانی -/۳ ، -/۶ -/۱۵
• زد جام عشق مکمل کورس -/۶۰
• معجون فلاسفہ ۲۵۰ گرام -/۲۳
• شانتی کیپسول ۶۰ -/۳۰
• حب اکسیر انٹھرا مکمل کورس -/۳۰
• حب اکسیر ہرنیا/ معجون اکسیر ہرنیا -/۳۰
• تریاق بواسیر -/۱۵ ، مرہم بواسیر -/۶

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

کمزور بچے اکثر بیمار! ❖ توانا بچے اکثر صحت مند!

بے بی ٹانک BABY TONIC

○ کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے
○ بچوں کے اسہال قے اور بدہضمی کیلئے
○ دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف کیلئے
○ موٹے پیلے ڈھیلے ڈھالے کمزور ہڈیوں والے بچوں کیلئے
○ رونے والے ضدی چڑچڑے بچوں کا مزاج ٹھیک کرنے کے لیے

قیمت سو ٹیبلٹس -/۵ روپے لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴